سوال

(26) حضورﷺ کی بعثت سے قبل اسلام کا وجود

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی اسلام موجود تھا؟ جس قرآنی آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے مسلم ہونے کی خبر دی گئی ہے، اس میں اسلام سے مراد کیا یہی دین اسلام ہے، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کا مفہوم ہے اپنی ذات اوراپنے دل کو اللہ کے آگے جھکانا اوراس کا مکمل مطیع وفرماں بردار ہونا۔ یعنی اللہ کی توحید کا اقرار کرنا، اس کی عبادت کرنا اوراس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا اوریہ وہ طریقہ زندگی ہےجسے لے کرانبیاء علیہ السلام ورسل آئے۔ تمام نبیوں اوررسولوں نے اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام ورسل کا مذہب دینِ اسلام ہی تھا۔ کیوں کہ حقیقتاً جودین اللہ کے نزدیک ازل سے محبوب ہے اورمطلوب ہے وہ دین اسلام ہی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ ﴿١٩﴾... سورة آل عمران

’’اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے‘‘

دوسری آیت میں ہے:

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ... ﴿٨٥﴾... سورة آل عمران

’’اسلام کے سواجو شخص کوئی اورطریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگزقبول نہ کیاجائے گا‘‘

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام ورسل نے اسی دین اسلام کی طرف دعوت دی، نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کیااورفرمایا:

وَأُمِرتُ أَن أَكونَ مِنَ المُسلِمينَ ﴿٧٢﴾... سورة يونس

''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود مسلم بن کر رہوں''

ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا:

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ١٣١ ... سورة البقرة

''اس کا یہ حال تھا کہ جب اس کے رب نے کہا مسلم ہوجا تو اس نے فوراً کہا میں مالک کائنات کا مسلم ہوگیا''

سلیمان نے ملکہ سبا بلقیس کے پاس بھی اسی اسلام کا پیغام بھیجا تھا:

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ٣١ ... سورة النمل

''میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم ہو کر میرے پاس حاضر ہوجاؤ''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دین اسلام کی دعوت دی۔ اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو بلایا۔ یہ الگ بات ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کا لایا ہوا دین ایک مکمل دین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی دین کی دعوت دی، جس کی دعوت تمام انبیاء علیہ السلام ورسل نے دی تھی۔ البتہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ پچھلی شریعتوں میں جو بھی کمی رہ گئی تھی، اسے دور کر کے دین کو مکمل کردیں۔ لوگوں نے جو تحریفات کردی تھیں ان کی تصحیح کریں اور ایک مخصوص انسانی طبقے کے بجائے تمام عالم کو اس دین کی دعوت دیں۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پچھلی شریعتوں اور شریعت محمدیہ کے مابین بعض فروعی مسائل میں واضح فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی شریعتیں اپنے وقت اور حالات وضروریات کے مطابق تھیں جب کہ شریعت محمدیہ رہتی دنیا تک کے حالات وضروریات کے عین مطابق ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عقائد، جلد:1، صفحہ:103

محدث فتویٰ